روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 6 دسمبر 2006ء 14 ذیقعد 1427 ہجری 6 فتح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 273

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف مونہہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ اور ہماری اس تقریر میں ان نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظر خطا کار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دعا سے اطمینان اور تسلی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے۔ اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسر آ سکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دعا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 237)

اعمال حسنہ بجالانے والے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو اعمال حسنہ بجالاتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کر بیٹھتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستغفار حدیث نمبر:3810)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

پلاسٹک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک ریہیئر ٹرانسپلانٹیشن اور کاسمیٹک سرجری کے ماہر مورخہ 10 دسمبر 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ مریضوں کا معائنہ زبیدہ بانی ونگ میں ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پراپرٹی ڈیلرز متوجہ ہوں

ربوہ میں پراپرٹی ڈیلرز کا کام کرنے والوں کیلئے نئے قواعد منظور کئے گئے ہیں اور ان کے سابقہ اجازت نامے منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب نئے اجازت نامے دفتر صدر عمومی سے یکم دسمبر 2006ء سے جاری کئے جا رہے ہیں لہٰذا احباب سے التماس ہے کہ اس پراپرٹی ڈیلر کی معرفت سودا کریں۔ جس کے پاس نیا اجازت نامہ ہوگا۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ سے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مع تفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/6000 روپے۔
قربانی کا حصہ گائے -/3000 روپے۔

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

در مدح قرآن کریم

قرآن پاک جہان میں تو وہ بے مثال کتاب ہے
جو کمالِ حسن و جمال میں فقط آپ اپنا جواب ہے

تری سُورتوں میں تجلّیاتِ ربُوبیت کا ظہور ہے
ترے لفظ لفظ میں نور ہے ترے حرف حرف میں آب ہے

تری بسملہ بھی عجیب ہے کہ جو برکتوں کی کلید ہے
جو عمل ہو اپنا اعوذ پہ تو وہ شیطنت پہ شہاب ہے

تری فاتحہ کا وجود بھی ترا معجزہ در معجزہ
تُو لباب سارے علوم کا تو یہ تیرا لُبِّ لُباب ہے

شاداب ہے دل زندگی تری آبیاری کے فیض سے
تری آبیاری اگر نہ ہو تو یہ زندگانی سراب ہے

تیری آیہ آیہ کے ربط میں ترے امرونھی کے ضبط میں
مری زندگی کا ہے ضابطہ مری بندگی کا نصاب ہے

کبھی شرق میں کبھی غرب میں تیری رحمتوں کی ہیں بارشیں
ہے جہاں جہاں پہ کرم تیرا ہمہ گیر تیرا سحاب ہے

جو نہ پی سکا وہ نہ جی سکا، جو نہ جی سکا وہ نہ پی سکا
صفتِ دو گونہ سے متّصف تری زندگی کی شراب ہے

تو کلامِ ربّ خبیر ہے تو نشانِ شان قدیر ہے
ترا کر سکے جو معارضہ بھلا کس غریب کی تاب ہے

ظفر محمد ظفر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی سلسلہ سکاٹ لینڈ یو کے تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ گلاسگو، سکاٹ لینڈ کی نہایت ہی مخلص اور مستعد خاتون مکرمہ عابدہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد خان صاحب صدر جماعت گلاسگو مختصر علالت کے بعد رائل انفرمری ہسپتال گلاسگو میں 9 مارچ 2006ء بعمر 54 سال بقضائے الٰہی اپنے مولا حقیقی سے جاملیں۔ آپ کا جنازہ 12 مارچ کو بیت الرحمان گلاسگو میں بعد نماز ظہر مکرم مولانا بشیر احمد خان رفیق صاحب نے پڑھایا جس میں گلاسگو، ایڈنبرا اور بعض دیگر شہروں سے ایک کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور بعد ازاں گلاسگو کے احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم عبدالرحمان صاحب آف اسماعیلہ (مردان) کی صاحبزادی مکرم امیر اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی، مکرم مولوی محمد الیاس خان صاحب مرحوم پشاور کی نواسی، مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب مرحوم آف مردان کی بہو اور مکرمہ بیگم بشیر احمد خان رفیق صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص، دعا گو، ملنسار، تہجد گزار اور مہمان نواز تھیں۔ آپ ہر محفل کی جان تھیں اور خواتین میں ہر دلعزیز تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنے شوہر محترم کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم ملک صباح الظفر عمر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے 2 دسمبر 2006ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم افتخار احمد صاحب شاہد گوندل مربی سیرالیون کے ساتھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ دلہا حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا نواسہ اور دلہن حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری غلام محمد صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم رائے محمد اسلم صاحب کریم نگر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے خاکسار کو 19 نومبر 2006ء کو پہلی پوتی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام عطیۃ المومن عطا فرمایا ہے بچی خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے بچی کے والد کا نام مکرم رائے محمد اکبر صاحب اور والدہ کا نام مکرمہ حبۃ المجیب صاحبہ ہے۔ بچی مکرم راشد کریم صاحب کریم میڈیکل سٹور فیصل آباد کی نواسی اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ اہلیہ مکرم عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم مربی سلسلہ عرصہ دس سال سے جوڑوں کی درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اب بیماری زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے اور صحت بہت گر گئی ہے۔ دل بڑھ گیا ہے اور گردوں پر بھی اثر ہے۔ سانس لینی بھی مشکل ہوگئی ہے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے اللہ جو شافی مطلق ہے موصوفہ کے تمام عوارض کو دور فرماتے ہوئے معجزانہ طور پر شفائے عاجلہ وکاملہ سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد حسین مختار صاحب کارکن شعبہ مال احمدیہ ہال صدر کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم محمد احمد مختار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 ستمبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انتصار احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ صحت اور نیکی کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین بچے کی ولادت بڑے آپریشن سے ہوئی۔ زخم ابھی صحیح نہیں ہوئے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

حضرت ابراہیمؑ نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت کہا ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے

بعض انبیاء کا بے مثال صبر و استقامت۔ احادیث نبویہؐ کی روشنی میں

حضرت ایوبؑ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ حلیم اور صابر تھے

فرخ سلمانی

اللہ تعالیٰ سورۃ احقاف آیت 36 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

تو بھی اسی طرح صبر کر جس طرح تجھ سے پہلے اولوالعزم رسول صبر کر چکے ہیں اور ان کے لئے جلدی عذاب کی دعا نہ کر۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے اولوالعزم انبیاء کے حوصلوں اور عزم و استقامت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور رسول اللہؐ کے مقام کے حوالے سے ان سے بڑھ کر جانفشانی اور صبر و ثبات دکھانے کی توقع کا اظہار ہے جسے فخر رسلؐ نے پورا کر دکھایا۔

کلام اللہ میں انبیاء کو پیش آنے والے ابتلاؤں کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے تابع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ان کے صبر و شجاعت پر مزید روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے چند اہم واقعات کا یہاں ذکر مقصود ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے فرمایا

ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر 4287 آل عمران آیت 174)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے فرمایا

اے اللہ تو آسمان میں واحد ہے اور میں زمین میں واحد ہوں جو تیرا عبادت گزار ہوں۔

(کنز العمال جلد 11 ص 484)

گویا وہی مضمون ہے۔

یکتا ہے تو تو میں بھی ہوں اک منفرد وجود
میرے سوا ہے آج محبت کسے تیری

حضرت لوط علیہ السلام

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ لوط پر رحم فرمائے وہ (ہر ابتلا کے وقت) ایک رکن شدید یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن۔ سورۃ یوسف)
(حدیث نمبر 4326)

حضرت یوسف علیہ السلام

سورۃ یوسف میں حضرت یوسفؑ کے طویل قید و بند اور صبر استقلال کا ذکر ہے۔ رسول اللہؐ بھی ان ابتلاؤں سے گزرے اس تعلق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا جملہ ارشاد فرمایا جس سے اس میدان میں رسول اللہ کی علوشان کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا

اگر میں اس قدر دیر قید میں رہتا جتنا یوسف رہے تھے تو میں قید سے نکالنے والے کی بات قبول کر لیتا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ یوسف)
(حدیث نمبر 4326)

اس گہرے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

یہاں ایک عجیب نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے جسے لوگ عام طور پر نہیں سمجھتے اور وہ یہ کہ نیکیاں اور بدیاں بھی مختلف نقطہ ہائے نگاہ کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ بالکل متخالف نظر آنے والے معاملات دونوں ہی نیکیاں یا دونوں ہی بدیاں ہوتے ہیں۔ اس آیت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے جس فعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے یہ بھی اسی قسم کے فعلوں میں سے ہے۔ جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ نے بلایا ہے ان کے لئے دو ہی راستے کھلے تھے۔ یا فوراً نکل آتے یا پہلے براءت کرا کے نکلتے۔ یہ دونوں فعل بظاہر متضاد ہیں لیکن دو مختلف نقطہ نگاہ کے رو سے یا تو یہ دونوں فعل نیکی بن جاتے ہیں اور یا دونوں بدی۔ اور وہ اس طرح پر کہ اگر حضرت یوسف علیہ السلام تکبر اور خود پسندی کے ماتحت ایسا کرتے کہ پہلے لوگ گناہ کا اقرار کریں میں پھر نکلوں گا۔ تو یہ گناہ ہو جاتا۔ اسی طرح اگر وہ یہ طریق اختیار کرتے کہ اپنے نفس کے آرام کے لئے بغیر کسی دینی فائدہ کے مدنظر رکھنے کے فوراً باہر نکل آتے تو بھی یہ گناہ ہوتا لیکن انہوں نے نکلنے سے انکار کیا نہ اس لئے کہ وہ متکبر تھے بلکہ جیسا کہ انہوں نے خود بتایا ہے محض اس لئے کہ ان کا ایک محسن اس وہم میں مبتلا نہ رہے کہ یوسف (علیہ السلام) نے اس سے غداری کی ہے۔ اور اس اعلیٰ جذبہ کی وجہ سے ان کا یہ فعل ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی تھا۔ مگر ایک چوتھا نقطہ نگاہ بھی ہے جس کے ماتحت فوراً نکل آنا ایک نیکی بن جاتا ہے۔ اور اس نقطہ نگاہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا ہے یہ نقطہ نگاہ اپنے فرضِ منصبی کے پورا کرنے کا خیال ہے ایک نبی یا معلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مامور ہوتا ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ہر چیز کو اس غرض کے لئے قربان کر دے حتیٰ کہ اگر عزت اور نیک نامی بھی کرنی پڑے تو وہ اس کی پرواہ نہ کرے۔ ایک نبی اگر قید خانہ میں ہو تو وہ یا تو تبلیغ نہیں کر سکے گا یا اس کی تبلیغ محدود ہو گی۔ اگر وہ اس نقطہ نگاہ سے اپنی آزادی کو دیکھے تو اس کی بہت بڑی قربانی ہو گی اگر وہ بغیر صفائی کے قید سے نکل آئے اور اپنے کام کے مقابلہ میں اپنی عزت کی پرواہ نہ کرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے لئے آخری طریق کو پسند کیا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ .... اگر میں اس قدر دیر قید میں رہتا۔ جس قدر یوسفؑ رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات کو قبول کر لیتا۔ (بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) اور مسند احمد حنبل میں ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے .... میں فوراً بات قبول کر لیتا اور یہ عذر نہ کرتا کہ پہلے میری براءت کرو۔ ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ دونوں مقامات میں سے وہ مقام زیادہ بلند ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پسند فرمایا ہے کیونکہ گو عزت کی حفاظت ایک اعلیٰ درجہ کا کام ہے لیکن اگر اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ تبلیغ کے کام میں حرج نہ ہو یا اور کسی ایسے کام کے لئے قومی یا شرعی یا دینی ہو انسان اپنی عزت کو قربان کر دے اور اپنے پر الزام کو رہنے دے تو یہ شخص یقیناً اس شخص سے جو اپنی عزت کی حفاظت کا مطالبہ کسی نیک ارادہ سے کرتا ہے زیادہ اعلیٰ مرتبہ پر ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 3 ص 523)

حضرت موسیٰ علیہ السلام

عن ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک منافقین کی بعض تکلیف دہ باتیں پہنچائی گئیں تو حضورؐ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے انہیں بھی اس قسم کی باتوں سے بکثرت واسطہ پڑا ہے اور انہوں نے صبر کیا۔

(صیح بخاری کتاب الادب باب الصبر علی الاذی حدیث نمبر 5635)

حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ابن ابزیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایوب اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم اور سب سے زیادہ صابر اور سب سے زیادہ غصہ کو پینے والے تھے۔

(کنز العمال جلد 14 ص 491)

احادیث میں حضرت ایوبؑ پر آنے والے طویل ابتلاؤں اور ان کے راضی برضائے الٰہی رہنے کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہ تا ایسا نہ ہو کہ تو پہچانا جائے تو تجھے تکلیف دی جائے۔

(کنز العمال جلد 2 ص 34)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرا بھائی عیسیٰ رات کو صبح کے لئے بچا کر کچھ نہیں رکھتا تھا اور نہ صبح کے وقت شام کے لئے بچا کر رکھتا تھا۔ وہ درختوں کے پتے کھاتا تھا اور بارش کا پانی پیتا تھا۔ اور موٹے کپڑے پہنتا تھا جہاں رات آتی تھی سو جاتا تھا۔

(کنز العمال جلد 11 ص 504)

(باقی صفحہ 6 پر)

انڈونیشیا۔ 13677 جزائر پر مشتمل ملک

سرکاری نام:

جمہوریہ انڈونیشیا (Republic Indonesia)

پرانے نام:

نوسانتارا۔ جزائر شرق الہند

وجہ تسمیہ:

انڈین اوشین (بحر ہند) کی نسبت سے اسے انڈونیشیا کہا گیا۔

محل وقوع:

جنوب مشرقی ایشیا

حدود اربعہ:

اس کے شمال میں ملائشیا، آبنائے ملاکا، بحیرہ جنوبی چین، بحیرہ سلیبیز، فلپائن اور مغربی بحر الکاہل، مشرق میں پاپوآنیوگنی اور بحیرہ آرافورا، جنوب اور مغرب میں بحر ہند اور شمال مغرب میں بحیرہ انڈیمان واقع ہیں۔

جغرافیائی صورتحال:

انڈونیشیا 13677 جزیروں پر مشتمل مجمع الجزائر ہے۔ یہ مشرق سے مغرب تک 5150 کلومیٹر کی لمبائی اور شمال سے جنوب تک 1930 کلومیٹر کی چوڑائی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان جزیروں کا پھیلاؤ آسٹریلیا کے شمال تک ہے۔ ملک کا آدھا علاقہ پہاڑی ہے۔ 65 فیصد رقبہ ہرے بھرے جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس کی زمینی سرحد 2736 کلومیٹر طویل ہے جو کہ پاپوآنیوگنی اور ملائشیا کی ریاستوں صباح اور سراواک سے ملتی ہے۔ کاپوآس، ڈیگل، باریتو، مہاکم، کاجان اور ہاری بڑے بڑے دریا ہیں۔ ملک میں آتش فشانی پہاڑوں کی کثرت ہے۔ جن میں جاوا کا کراکٹو بہت مشہور ہے۔ سماٹرا اور جاوا میں بعض پہاڑی چوٹیاں سطح سمندر سے 500 میٹر بلند ہیں۔ ساحل کی لمبائی 54716 کلومیٹر ہے۔

رقبہ:

19,19,440 مربع کلومیٹر

آبادی:

21 کروڑ 65 لاکھ نفوس (2000ء)

دارالحکومت:

جکارتہ Jakarta (ایک کروڑ)

بلندترین مقام:

پونیک جایا (5030 میٹر)

بڑے جزیرے:

جاوا۔ سماٹرا۔ آریان جایا۔ بورنیو۔ سلاویسی۔ بانکگا۔ بالی۔ لومبوک۔ سمباوا۔ تیمور

بڑے شہر:

سورابایا۔ بنڈونگ۔ میڈن۔ سیمارنگ۔ یوجنگ۔ پاڈانگ۔ میکاسر۔ سراکرتہ۔ ملانگ۔ پالمبانگ۔

سرکاری زبان:

بھاشا انڈونیشی (ملائی۔ جاوانی۔ باتک)

مذاہب:

اسلام 90 فیصد۔ عیسائی 5 فیصد۔ 2 فیصد ہندو باقی دیگر

اہم نسلی گروپ:

ملائی۔ چینی۔ آریائی۔ جاوانی۔ پاپوئن۔ عرب

قومی دن:

17 راگست 1945ء۔ یوم آزادی 27 دسمبر 1949ء

رکنیت اقوام متحدہ:

28 دسمبر 1950ء

کرنسی یونٹ:

روپیہ Rupiah=100 سین (بینک انڈونیشیا)

انتظامی تقسیم:

24 صوبے۔ 3 خصوصی علاقے (281 کونسلیں)

موسم:

خط استواء کے قریب ہونے اور منطقہ حارہ میں واقع ہونے کی وجہ سے گرم ہوتا ہے۔ بارشیں کثرت سے ہوتی ہیں۔

اہم زرعی پیداوار:

چاول۔ مکئی۔ آلو۔ ناریل۔ گنا۔ ربڑ۔ کھجور۔ گوند۔ شکرقندی۔ چائے۔ کافی۔ اخروٹ۔ مونگ پھلی۔ مصالحہ جات۔ کالی مرچ

اہم صنعتیں:

ٹیکسٹائل۔ کاغذ۔ سیمنٹ۔ گاڑیاں۔ سائیکلیں۔ ٹائر۔ ربڑ کی مصنوعات۔ پٹرولیم کی مصنوعات۔ پلائی وڈ۔ کان کنی۔

اہم معدنیات:

تیل۔ قدرتی گیس۔ تانبا۔ نکل۔ ایلومینیم۔ قلعی۔ کوئلہ۔ باکسائٹ۔ مینگانیز۔ گندھک۔ کرومیم۔ ٹن۔ چاندی۔

مواصلات:

قومی فضائی کمپنی۔ انڈونیشین ایئرلائنز (Garuda) (116 ہوائی اڈے)۔ 16 بندرگاہیں جن میں جکارتہ، سورابایا، میڈن، پالمبانگ اور سیمارنگ بڑی بندرگاہیں ہیں۔

تاریخی پس منظر

انڈونیشیا کی تاریخ زمانہ قبل از تاریخ سے بھی پہلے کی ہے۔ ماہرین بشریات کا خیال ہے کہ قدیم انسانی نسلیں جو بونے کی شکل وصورت رکھتی تھیں انڈونیشیا میں آباد تھیں۔ جاوا سے تقریباً 5 لاکھ سال پرانے انسانی ڈھانچے ملے ہیں۔ اس وقت یہ ملک موجودہ جزیروں میں منقسم نہیں تھا اور براعظم ایشیا کا ایک حصہ تھا۔

پتھر کے زمانے میں یہاں سیاہ فام بونے آباد ہوئے۔ ان کا مذہب مظاہر پرستی تھا۔ یہ مردوں کو دفن کرتے اور جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ پوری آبادی ایک سردار کے ماتحت ہوتی تھی۔ 2000 قبل مسیح میں ان کے ہاں کھیتی باڑی کا آغاز ہوا۔ 500 قبل مسیح میں کانسی کا استعمال شروع ہوا اور 200 قبل مسیح میں ہند چینی سے آنے والے سوداگروں نے انہیں لوہے کا استعمال سکھایا۔

پہلی صدی عیسوی میں جنوبی ہند سے ہندوؤں اور بدھ تہذیبوں کی آمد شروع ہوئی۔ جن کی کئی سلطنتیں عرصہ دراز تک یہاں حکمران رہی ہیں۔ تیسری صدی عیسوی میں دولت کے لالچ میں جنوبی ہند کے ملاحوں نے سماٹرا اور جاوا کے ساحلوں پر یلغار کی۔

انڈونیشیا کے قدیم ترین آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نما مخلوق 5 لاکھ سال قبل ان علاقوں میں موجود تھی۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ قدیم زمانے میں انڈونیشی جزائر ایشیا سے ملے ہوئے تھے اور تقریباً سات ہزار سال قبل انہوں نے رفتہ رفتہ جزائر کی شکل اختیار کرلی۔ ماہرین نسلیات کی رائے ہے کہ 35 ہزار سال قبل پتھر کے دور میں یہاں سیاہ فام بونے رہتے تھے اور شکار کی تلاش میں جنگلوں میں پھرا کرتے تھے۔ تقریباً 8000 سال قبل بادامی رنگ کی ایک مخلوط نسل کے باشندے آئے جو ہندوستان اور جنوب مشرق کی طرف سے آنے والی مخلوط نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ نسل جاوی کہلاتی ہے۔

ملائی نسل کے باشندوں کی آمد سے انڈونیشیا میں تاریخی دور کا آغاز ہوگیا۔ زمانہ قدیم میں انڈونیشیا کے باشندے ابتدائی قسم کی قبیلوی زندگی بسر کرتے تھے۔ مظاہر قدرت کی پرستش کرتے تھے۔ رسم و رواج اور توہمات کے بڑے قائل تھے۔ بھوت پریت اور جادو پر ایمان رکھتے تھے اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے انسانی قربانیاں دیتے تھے۔ یہ لوگ زراعت کرتے اور مویشی پالتے تھے۔ انڈونیشیا کے مختلف جزائر کے اندرونی حصوں اور پہاڑی علاقوں میں وحشی اور نیم وحشی باشندے اب بھی آباد ہیں۔

پہلی صدی عیسوی میں جنوبی ہند سے ہندو یہاں تجارت کی غرض سے آئے تھے۔ انہوں نے مشرقی جاوا میں ''تروما'' نام کی ایک سلطنت قائم کی۔ 7 ویں اور 8 ویں صدی عیسوی میں یہاں دو بڑی سلطنتیں سلینڈرا اور سری وجایا تھیں۔ سلینڈرا کے متعلق خیال ہے کہ وہ وسطی جاوا میں پھیلی ہوئی تھی۔ 7 ویں اور 8 ویں صدی تک یہاں ہندومت اور بدھ مت کی ترویج ہوئی۔ 8 ویں صدی عیسوی میں ہندو ریاست سماٹرا میں قائم ہوئی جس کی سرکاری زبان سنسکرت تھی۔ اس سلطنت کا خاتمہ بدھ مت کے ہیرو سلینڈرا کے ہاتھوں ہوا۔

سری وجایا کی سلطنت سلینڈرا کی ہم عصر تھی اور اس کو 904ء میں سلینڈرا نے فتح کر کے اپنی حدود وسیع کرلیں۔ چنانچہ سری وجایا جو اپنے دور عروج میں انڈونیشیا کی سب سے بڑی سلطنت تھی صرف سماٹرا کے چند علاقوں میں محدود ہوگئی۔ اس کا دارالحکومت پالمبانگ تھا جو بدھ مت کا ایک بڑا مرکز بن چکا تھا۔ 9 ویں اور 10 ویں صدی عیسوی میں یہاں فنون لطیفہ اور فن تعمیر نے خاصی ترقی کی۔

یہاں کی ایک ریاست کیدری بھی قابل ذکر ہے جو 11 ویں صدی عیسوی میں اپنے عروج پر تھی۔ اسی دور میں مسلمانوں نے ان جزائر پر قدم رکھا۔ اسلام کی روشنی سب سے پہلے سماٹرا میں پہنچی۔ عرب اور ہندوستانی تاجر اس کا باعث بنے۔ سماٹرا (انڈونیشیا) کی تاریخ کے پہلے بزرگ جن کے دست حق پر مقامی لوگ ایمان لائے وہ شیخ عبداللہ عارف تھے۔ ان کے خلیفہ شیخ برہان الدین نے آچے کے علاقے میں مدرسہ قائم کیا۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی اور 1205ء میں یہاں پہلی اسلامی ریاست وجود میں آئی۔

انڈونیشیا کی ایک اہم سلطنت ماجاپاہٹ تھی جسے راون وجایا نے 1292ء میں قائم کیا۔ 1309ء میں وجایا کا لڑکا جایا نگارا تخت نشین ہوا۔ اسی خاندان کے راجہ ہائم دورک کے بعد 14 ویں صدی عیسوی کے آخر میں تخت کے لئے خانہ جنگی اور بغاوتوں نے سلطنت کو کمزور کردیا۔ اس کے علاوہ ہندو راجہ اور امراء مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے تو 15 ویں صدی کے آغاز میں یہاں کے مشہور علماء ابراہیم سونان، سونان بونانگ اور سونان کالی جاگا نے 1428ء میں مجاپاہٹ کے حکمران کو شکست دے کر یہاں پہلی اسلامی حکومت قائم کی۔ شاہی خاندان اور ہندو امراء نے جاوا سے بھاگ کر جزیرہ بالی میں پناہ لی۔ اس بڑی سلطنت کی شکست سے ہندو دور حکومت بھی ختم ہوگیا۔

انڈونیشیا میں مسلمانوں کی پہلی باقاعدہ سلطنت 13 ویں صدی میں سماٹرا میں قائم ہوئی تھی جس کا راجہ مسلمان ہو کر سلطان ملک الصالح کے نام سے مشہور ہوا۔ 1346ء میں جب ابن بطوطہ یہاں پہنچا تو ملک الصالح کا پوتا سلطان زین العابدین حکمران تھا۔

1205ء میں آچے میں پہلی اسلامی سلطنت قائم ہوئی جس کے بانی ایک مبلغ جہان شاہ تھے جن کو لوگوں نے اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا تھا۔ وہ سری پاوک سلطان کے نام سے مشہور ہوئے۔ 14 ویں صدی تک تمام ملک مسلمان ہو چکا تھا اور اسلامی حکومتیں قائم ہوگئی تھیں۔ شیخ برہان الدین نے مغربی وجنوبی سماٹرا میں اسلام کی

وسیع اشاعت کی۔ دوسری بڑی سلطنت آچے 1496ء میں قائم ہوئی۔

بورنیو میں اشاعت اسلام کا کام 15ویں صدی کے آغاز میں ہوا۔ یہاں کی بنجر ماسین، سکدانہ اور برونئ کی سلطنتیں مشہور تھیں۔ پھر بدقسمتی سے مسلم ریاستیں آپس میں برسرپیکار ہوگئیں۔ 16ویں صدی کے آغاز میں سلطان علی مغیث آچے کا بادشاہ بنا تو اس نے اپنی سلطنت اور اسلام کو بہت ترقی دی۔ سماٹرا میں اسلامی سلطنت بالم بانگ تھی اسے 1648ء میں سلطان عبدالرحیم نے قائم کیا تھا۔

1510ء میں پرتگالی گرم مصالحوں کی تلاش میں جزائر ملوکا تک آ پہنچے اور یہیں بس گئے۔ 1511ء میں شاہ پرتگال کے حکم سے البوترق نے مالوکا پر حملہ کر کے وہاں پرتگالی حکومت قائم کرلی اور اس نے ترناتے کو اپنا دارالحکومت قرار دیا۔ 1527ء میں بنتام کے سلطان نے پرتگالیوں کو جکارتہ میں شکست دی اور انہیں نکال باہر کیا۔

1595ء میں ولندیزی تاجر بانتن کے ساحل پر لنگر انداز ہوئے۔ اسی سال پرتگالی جاوا بھی پہنچ گئے۔ ولندیزی کمپنیوں نے انڈونیشیا میں قدم جمانے کے لئے آچے کے سلطان سے مراعات حاصل کیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے تیمور کے علاقوں میں اپنی تجارتی کوٹھیاں قائم کیں اور ''ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی'' کی بنیاد رکھی۔ ان جزائر سے انہیں گرم مصالحے کی صورت میں بے انتہا دولت حاصل ہو رہی تھی۔

1619ء میں ولندیزیوں نے جکارتہ کے قریب ایک قلعہ تعمیر کر کے اس کے گرد بٹاویہ (جکارتہ) کا شہر آباد کیا جہاں سے انہوں نے اسلامی سلطنتوں کے خلاف سازشوں کا آغاز کیا اس سے تنگ آکر ماترم کے سلطان آگنگ نے انہیں جاوا سے نکال دیا۔ مگر سلطان کی وفات کے بعد ولندیزی پھر اکٹھے ہوگئے۔ 1614ء میں انہوں نے مکاسر پر قبضہ کرلیا۔ 1613ء اور 1632ء کے دوران ولندیزی انگریزوں کو انڈونیشی جزائر سے نکالنے میں کامیاب ہوگئے۔ 1621ء میں ولندیزیوں نے بانڈا، 1654ء میں تدورے، 1669ء میں سلاویسی، 1683ء میں ترناتے اور میوان، 1685ء میں نیوگنی، 1733ء میں بورنیو، 1743ء میں بالی اور 1749ء میں تیمور کے جزائر پر قبضہ کرلیا لیکن 1759ء میں تیمور جزیرہ ولندیزیوں اور پرتگالیوں میں تقسیم ہوگیا۔ ولندیزیوں نے بٹاویہ کو دارالحکومت قرار دے کر پورے انڈونیشیا کو چھ صوبوں میں تقسیم کردیا اور اس پر حکومت کرنے لگے۔ 1750ء میں انہوں نے جاوا پر بھی مکمل کنٹرول حاصل کرلیا۔

1798ء تک نیدرلینڈ ایسٹ انڈیا کمپنی یہاں حکمران رہی۔ 1795ء میں ہالینڈ میں جمہوری حکومت قائم ہوئی تو کمپنی کو توڑ دیا گیا اور انڈونیشیا براہ راست ہالینڈ حکومت کے ماتحت چلا گیا۔

1811ء میں برطانیہ اور نپولین کی جنگ کے دوران لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان نے ایک بحری بیڑے کے ذریعے ملایا پر قبضہ کر کے ولندیزیوں کو یہاں سے نکال دیا۔ اگلے چھ برس تک سمفورڈ ریفلز انگریزوں کی طرف سے یہاں کا حاکم رہا۔ اس نے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔

1813ء اور 1874ء کے دوران جزائر بنکا، بلیتون، لمبوک، سمبا سمباوا اور فلورس بھی ولندیزیوں کے قبضے میں آگئے اور بیرونی جزائر پر ولندیزی اقتدار قائم ہوگیا۔ 1816ء میں لنکا، ملایا، شمالی بورنیو، جاوا، سماٹرا اور دیگر مشرقی جزائر پر ہالینڈ کا قبضہ تسلیم کرلیا گیا۔

1907ء تک مقامی مسلمان ان کے خلاف برسرپیکار رہے مگر رفتہ رفتہ تمام جزائر ہالینڈ کے ہاتھ آگئے انہوں نے اس کا نام ''ولندیزی شرق الہند'' (ڈچ ایسٹ انڈیز) رکھا اور مقامی حکمرانی کے تمام اختیارات سلب کرلئے گئے۔ صوبوں میں اپنے گورنر مقرر کئے۔

20ویں صدی کے آغاز پر آزادی کی تحریک بیدار ہوئی۔ 1912ء میں عمر سعید نے تنظیم اسلامی کی بنیاد رکھی۔ 1908ء میں ملک کی پہلی ثقافتی تنظیم (عالمی جرأت) انڈونیشی قومیت کی طرف پہلا قدم تھا۔ عمر سعید کی تنظیم اسلامی ''شراکت اسلام'' اپنے وقت کی سب سے بڑی تحریک تھی۔ 1915ء میں گورنر کو مشاورت کے لئے ایک کونسل قائم کی گئی۔ جس کے 38 ارکان میں سے 15 ارکان مقامی تھے۔

ولندیزیوں نے انڈونیشیا کو اپنا ہی ملک سمجھ لیا۔ وہ کبھی تصور بھی نہ کرتے تھے کہ ان کا اپنا ملک ہالینڈ یورپ میں کہیں واقع ہے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے مقامی لوگوں سے زمینیں خرید کر فارم قائم کرنا شروع کئے۔ تجارت اور صنعت تو پہلے ہی ان کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں انہوں نے کافی، چائے، تمباکو، ربڑ، کساوا وغیرہ کی کاشت کی۔ ماہی گیری اور معدنیات کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ اگرچہ انڈونیشیا ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا مگر اس ترقی کا سارا فائدہ ولندیزیوں نے اٹھایا۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے تک بہت سی قوم پرست جماعتیں قائم ہوچکی تھیں۔ 1919ء میں عمر سعید کی تنظیم شراکت اسلام کے ارکان کی تعداد 25 لاکھ سے بڑھ گئی تو کامل آزادی کا نعرہ بلند کردیا گیا۔ 1920ء میں اشتراکی عناصر نے ''شرکت رعیت'' کے نام سے جماعت قائم کر کے بغاوت کردی جسے دبانے کے لئے حکومت نے تمام جماعتوں کو ختم کردیا۔ 1922ء میں انڈونیشیا کو ہالینڈ کا حصہ قرار دے دیا گیا۔

1924ء میں مجلس انڈونیشیا قائم ہوئی جس کے صدر محمد حتا تھے۔ 1926ء میں جاوا اور 1927ء میں مغربی سماٹرا میں کمیونسٹوں نے بغاوت کردی۔ ولندیزی حکومت نے بغاوت کو ایسا دبایا کہ یہ اشتراکی عناصر پھر سر نہ اٹھا سکے۔

جولائی 1927ء میں ایک نوجوان گریجویٹ انجینئر سوئیکارنو نے انڈونیشی نیشنلسٹ پارٹی (PNI) قائم کی۔ 1928ء میں اس جماعت نے ''ایک ملک۔ ایک قوم اور ایک زبان انڈونیشیا'' کا نعرہ لگایا۔ دسمبر 1929ء میں ان کی گرفتاری کے بعد (PNI) دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی۔ کئی لیڈر گرفتار ہوگئے تو تمام جماعتوں میں مایوسی پھیل گئی۔ چنانچہ ایک رہنما حسنی تمرون نے تمام جماعتوں کو متحد کر کے ایک ''وفاقی احزاب سیاسی انڈونیشیا'' (گاپی) کے نام سے متحد کیا۔ یہ جماعت اپنے منشور پر عمل نہ کرسکی تو عوام اور سیاسی جماعتوں نے دل برداشتہ ہو کر ''مجلس رعیت انڈونیشیا'' قائم کرلی۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپان نے 1942ء میں انڈونیشیا پر قبضہ کرلیا۔ جس سے ولندیزی اقتدار کے خاتمہ کی راہ ہموار ہوگئی۔ قبضہ کے بعد جاپانیوں نے احمد سوئیکارنو کو رہا کردیا جن کو ولندیزیوں نے 1933ء سے جزیرہ فلورس میں نظر بند کر رکھا تھا۔

جاپانی قبضے کے بعد سوئیکارنو جاپانیوں سے تعاون کرنے لگے اور انہوں نے سوئیکارنو کو کئی تنظیموں کا صدر مقرر کر کے انڈونیشیا کا لیڈر بنا دیا۔ ڈاکٹر محمد حتا اور سوئیکارنو اعلانیہ جاپان کی حمایت کرنے لگے۔ ان کے معاون لیڈران آدم ملک اور شریف الدین نے ملک بھر میں خفیہ تنظیموں کا جال پھیلا دیا۔ سوئیکارنو نے جاپانیوں سے ہر قسم کی مراعات حاصل کرلیں جن میں انڈونیشی عوام کی فوجی تربیت بھی شامل تھی۔

ستمبر 1944ء میں جاپان نے اعلان کیا کہ وہ انڈونیشیا کو حکومتی خود اختیاری دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مارچ 1945ء میں ''انڈونیشی مجلس برائے اہتمام آزادی'' (BPKI) قائم ہوئی۔ جس نے ابتدائی طور پر ایک آئین تیار کیا۔ اس تنظیم نے سوئیکارنو کی تجویز پر ''پنچ شیلا'' (پانچ اصول) کو آزادی کی اساس بنایا۔ یعنی خدا پر ایمان، قومی آزادی، عوام کی حکومت، انسانیت کے اصول پر عمل، معاشرتی انصاف کا نفاذ۔

14 راگست 1945ء کو جاپان کو شکست ہوگئی تو انڈونیشیا اتحادیوں کے قبضے میں چلا گیا مگر تین روز بعد 17 راگست کو انڈونیشی لیڈروں نے آزادی کا اعلان کردیا۔ اگلے روز سوئیکارنو کو صدر اور محمد حتا کو نائب صدر مقرر کردیا گیا۔ ملک کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کر کے نظم ونسق قائم کردیا گیا۔ ادھر ہالینڈ نے نئی جمہوریہ کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔

ولندیزیوں نے یہ صورتحال دیکھی تو وہ اتحادیوں کی طرف لپکے اور بالآخر ان کی کوششوں سے 29 ستمبر 1945ء کو ماؤنٹ بیٹن کی زیرقیادت انگریزی فوج انڈونیشیا پر حملہ آور ہوئی۔ جاوا، سماٹرا اور بالی میں شدید جنگ شروع ہوگئی۔ سورابا کے مقام پر انگریزوں کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ دسمبر 1945ء میں روس نے انڈونیشیا کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کردیا۔ ولندیزیوں نے نیم خودمختار ریاست کے قیام کی پیشکش کی جسے حریت پسندوں نے مسترد کردیا۔

بالآخر اگست 1946ء میں ولندیزی کمیشن نے آزاد حکومت کو تسلیم کرلیا۔ 15 نومبر سے دونوں حکومتوں کے مابین مذاکرات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ بالآخر طے پایا کہ جاوا اور سماٹرا کے علاوہ دیگر جزائر میں ولندیزی حکومت قائم ہوگی، جو ہالینڈ کی حکومت کے ماتحت ہوگی۔ ولندیزیوں نے یہ دھمکی بھی دی کہ اگر یکم جنوری 1949ء سے پہلے انہیں نکالا گیا تو جنگ شروع ہو جائے گی۔ یہ بات انڈونیشی حریت پسندوں نے منظور نہ کی تو ولندیزیوں نے 20 جولائی 1947ء کو حملہ کردیا۔ سلامتی کونسل کے ایما پر 5 راگست کو جنگ بند ہوئی۔ 17 جنوری 1948ء کے معاہدہ رینول کے مطابق جاوا اور سماٹرا کے کچھ علاقوں کے سوا باقی تمام علاقے ولندیزیوں کے پاس چلے گئے۔

29 جنوری 1948ء کو محمد حتا نے نئی وزارت بنائی تاکہ ولندیزیوں کے ساتھ مذاکرات کئے جاسکیں۔ ولندیزیوں نے ہر قسم کے معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مئی 1948ء میں عارضی وفاقی حکومت قائم کرلی۔ جون اور ستمبر میں مصالحت کی کوشش ناکام رہی۔ چنانچہ 18 نومبر 1948ء کو ولندیزیوں نے جمہوریہ انڈونیشیا پر پوری طاقت سے حملہ کردیا اور جاوا، سماٹرا پر قابض ہوگئے۔ سوئیکارنو اور محمد حتا کو گرفتار کرلیا گیا۔ جگہ جگہ عوام کی دفاعی تنظیموں نے ولندیزی فوج کا مقابلہ کیا۔ ماشومی پارٹی کے لیڈر ظفرالدین نے یکی تنگی میں انڈونیشیا کی عارضی حکومت قائم کرلی اور ملکی دفاع کو تیز تر کردیا۔

28 جنوری 1949ء کو سلامتی کونسل کی اپیل پر جنگ بندی ہوئی۔ ہالینڈ نے 7 مئی کو جنگ بندی اور جمہوریہ کی بحالی کے بارے میں بیان جاری کیا۔ 6 جولائی کو سوئیکارنو اور دوسرے رہنما رہا ہو کر جکارتہ پہنچ گئے۔ 11 راگست کو جاوا اور 15 راگست کو سماٹرا میں جنگ بند ہوگئی۔ 23 راگست سے 2 ستمبر تک ہیگ میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں طے پایا کہ 30 دسمبر سے پہلے ہالینڈ نیوگنی کے سوا تمام جزائر کا اقتدار انڈونیشیا کو منتقل کردے گا۔ 14 دسمبر کو سوئیکارنو انڈونیشیا کے پہلے صدر اور محمد حتا وزیراعظم نامزد ہوئے۔ جکارتہ وفاقی دارالحکومت قرار پایا۔ 27 دسمبر کو انڈونیشیا آزاد جمہوریہ بن گیا۔

20 جولائی 1950ء کو سیاسی جماعت ماشومی پارٹی کے ایما پر تمام ریاستیں ایک متحدہ مملکت کی تشکیل پر رضامند ہوگئیں۔ چنانچہ 14 راگست کو نیا وحدانی آئین منظور ہوا۔ جس کے تحت 16 ریاستوں کو ایک وحدانی شکل میں تبدیل کردیا گیا۔

15 راگست کو جمہوریہ انڈونیشیا وجود میں آگئی۔ اپریل 1953ء میں پارلیمنٹ نے انتخابی قانون پاس کیا جس کی رو سے ستمبر 1955ء میں انتخابات ہوئے۔ پارلیمنٹ کی 273 نشستوں میں سے ماشومی نے 57، قومی پارٹی نے 57، نہضتہ العلماء نے 45 اور کیمونسٹ پارٹی نے 39 نشستیں حاصل کیں۔ چنانچہ ماشومی کو حزب اختلاف میں رکھتے ہوئے باقی

جماعتوں کی ایک مخلوط وزارت قائم کی گئی۔

صدر سوئیکارنو مارکسی خیالات سے متاثر ایک کٹر قوم پرست تھے۔ 1956ء میں ان کے دیرینہ دوست اور نائب صدر ڈاکٹر محمد حتا نے ان کی بعض پالیسیوں سے اختلاف کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا۔ اس دوران جمہوری نظام نافذ کرنے کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا۔ 5 جولائی 1959ء کو صدر سوئیکارنو نے ایک حکم کے تحت 1945ء کے آئین کو مستقل نافذ کر دیا۔ 12 جنوری 1960ء کو صدر نے ایک حکم کے تحت تمام اختیارات اپنے کنٹرول میں لے لئے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو تحلیل کر کے پارلیمنٹ توڑ دی اور ایک عوامی پارٹی ''نیشنل فرنٹ'' کی تشکیل کی۔ نیا آئین نافذ کیا گیا جس میں صدر سوئیکارنو کو انقلاب کا عظیم قائد قرار دیا گیا۔

1963ء میں سوئیکارنو کو تاحیات صدر منتخب کر لیا گیا۔ 1949ء کے معاہدہ آزادی میں مغربی نیوگنی (آریان جایا) شامل نہیں تھا۔ یہ جزیرہ اکتوبر 1962ء تک ہالینڈ کے قبضے میں رہا۔ پھر اقوام متحدہ نے اس کا نظم ونسق سنبھال لیا۔ یکم مئی 1963ء کو اقوام متحدہ نے آریان جایا کا انتظام انڈونیشیا کے سپرد کر دیا۔

1963ء میں برطانیہ نے بورنیو اور ملایا کے اشتراک سے ملائشیا کو جنم دیا جس پر احتجاج کرتے ہوئے انڈونیشیا اقوام متحدہ سے مستعفی ہو گیا۔ امریکہ نے اس کی امداد بند کر دی۔ دوسری طرف روس نے امداد کے بہانے اشتراکی عناصر کو ابھارنا شروع کر دیا۔ 1964ء میں انڈونیشیا اور ملائشیا کے مابین شمالی بورنیو (صباح) اور سراواک کے مسئلہ پر تنازع کھڑا ہو گیا۔ روسی اسلحے سے لیس انڈونیشیا کے فوجی دستوں نے ملائشیا پر حملے کئے۔ جنوری 1965ء میں انڈونیشیا اقوام متحدہ سے الگ ہو گیا۔

30 ستمبر 1965ء کو کمیونسٹوں نے انقلاب برپا کر کے حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ چین نواز ''انڈونیشی کمیونسٹ پارٹی'' (PKI) اس میں ملوث تھی۔ باغیوں نے 6 جرنیلوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا۔ فوج کے سربراہ جنرل سہارتو نے بروقت اقدامات کر کے اس بغاوت کو سختی سے کچل دیا اور ہزاروں کمیونسٹوں کو ہلاک کر دیا۔ اس بدترین خانہ جنگی میں پانچ لاکھ افراد مارے گئے۔ کمیونسٹوں کی طاقت ختم ہو گئی۔ اس ناکام انقلابی کوشش کا نتیجہ سوئیکارنو کے زوال کی شکل میں نکلا۔ 12 مارچ 1966ء کو آرمی چیف جنرل سہارتو نے پہلے تو عہدہ صدارت پر قبضہ کیا پھر 5 جولائی کو سوئیکارنو کی تاحیات صدارت اور 25 جولائی کو وزارت عظمیٰ کا عہدہ بھی ختم کر دیا۔ قومی محاذ توڑ دیا گیا اور کمیونسٹ پارٹی غیر قانونی قرار دے دی گئی۔ 11؍اگست کو ملائشیا کے ساتھ تعلقات استوار کر لئے گئے۔

22 فروری 1967ء کو سوئیکارنو اقتدار سے معزول کر کے نظر بند کر دیئے گئے۔ 6 مارچ کو سوہارتو نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ سوہارتو نے دوبارہ اقوام متحدہ میں شمولیت اختیار کی۔ مارچ 1968ء میں عوامی مشاورتی اسمبلی نے سوہارتو کو پانچ سال کے لئے صدر منتخب کر لیا۔

21 جون 1970ء کو نظر بندی کی حالت میں سوئیکارنو (69) کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی بھرپور اور گراں قدر فوجی مدد کی تھی۔ 1973ء میں ''انڈونیشیا ڈیموکریٹک پارٹی'' (PDI) وجود میں آئی۔

1975ء میں جزیرہ تیمور (رقبہ 5763 مربع میل) انڈونیشیا نے فوجی ایکشن کے ذریعے پرتگالیوں سے چھین لیا۔ صدر سوہارتو کو دوسری بار مارچ 1973ء سے مارچ 1978ء تک، تیسری بار مارچ 1978ء سے مارچ 1983ء تک، چوتھی بار مارچ 1983ء سے مارچ 1988ء تک، پانچویں بار مارچ 1988ء سے مارچ 1993ء اور چھٹی بار مارچ 1993ء سے مارچ 1998ء تک کے لئے صدر منتخب کیا گیا۔ 1989ء میں چین کے ساتھ 22 کے بعد سفارتی تعلقات بحال ہوئے۔ 1990ء میں انڈونیشیا نے پہلا مصنوعی سیارہ چھوڑا۔

3 جولائی 1991ء کو امریکی اداروں نے انکشاف کیا کہ وہ (انڈونیشیا) کیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے۔ 29 مئی 1997ء کو عام انتخابات ہوئے۔ جو کہ سوہارتو کی حکمران گولکر پارٹی نے 70 فیصد کی اکثریت سے جیت لئے۔ اپوزیشن لیڈر، سوئیکارنو کی بیٹی اور (PDI) کی سربراہ مسز میگاوتی سوئیکارنو پتری نے حکومت پر دھاندلی کا الزام لگایا۔

1998ء میں (آغاز میں) انڈونیشیا شدید معاشی و اقتصادی بحران کا شکار ہو گیا۔ اکثر بینک دیوالیہ ہو گئے۔ کرنسی کی قیمت ریکارڈ حد تک کم ہوئی۔ حکومت کے خلاف عوامی تحریک چلی۔ طلبہ نے پارلیمنٹ کا گھیراؤ کر کے صدر سوہارتو کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

11 مارچ 1998ء کو پارلیمنٹ نے صدر سوہارتو کو 7ویں بار صدر منتخب کر لیا۔ 1000 میں سے 923 ارکان نے ان کی حمایت کی۔ بقر الدین یوسف حبیبی نائب صدر منتخب ہوگئے۔ صدر سوہارتو کے خلاف عوامی نفرت بڑھتی گئی۔

21 مئی 1998ء کو ملک میں جاری شدید خونریز ہنگاموں اور پارلیمنٹ کے دباؤ کے بعد سوہارتو نے استعفیٰ دے دیا۔ اس طرح سوہارتو کا 32 سالہ طویل دور اقتدار اور آمرانہ حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ نائب صدر حبیبی نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔

20؍اکتوبر 1999ء کو پارلیمنٹ نے اسلامی پارٹی کے عبدالرحمٰن واحد کو صدر مملکت منتخب کر لیا۔ انہوں نے 373 اور میگاوتی سوئیکارنو پتری نے 313 ووٹ حاصل کئے۔ 21؍اکتوبر میگاوتی نائب صدر بن گئیں۔ 29 مئی 2000ء کو سوہارتو کو بدعنوانی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کرنے کے الزام میں ان کی رہائش گاہ پر نظر بند کر دیا گیا۔ 26 جون کو صدر واحد نے صوبہ مولوکا میں ایمرجنسی نافذ کر دی۔

22 جولائی 2001ء کو صدر واحد نے پارلیمنٹ توڑ کر ملک میں ایمرجنسی نافذ کر دی لیکن آرمی چیف اور سپریم کورٹ نے اس حکم کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ 23 جولائی کو پارلیمنٹ نے مواخذہ کی تحریک منظور کرتے ہوئے صدر واحد کو برطرف کر دیا۔ نائب صدر مسز میگاوتی نے صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔ 26 جولائی کو مسلم جماعت ''یونائیٹڈ ڈویلپمنٹ پارٹی'' کے سربراہ حمزہ حاذ کو ملک کا 9واں نائب صدر منتخب کر لیا۔

طرز حکومت

انڈونیشیا ایک آزاد جمہوری اور سیکولر ملک ہے جہاں صدارتی طرز حکومت قائم ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) حکومت کا سربراہ، تمام آئینی وانتظامی اختیارات کا مالک اور مسلح افواج کا سپریم کمانڈر ہے۔

صدر اور نائب صدر 5 سال کے لئے پارلیمنٹ کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔ حکومت کی بنیاد پنج شیلا (5 اصول) پر قائم ہے۔

عوامی مجلس شوریٰ (MPR) ملک کا بااختیار ادارہ ہے۔ اس کے 1000 ارکان ہیں۔ پانچ سال میں ایک بار اس کا اجلاس ہوتا ہے۔ وہ ملکی پالیسی وضع کرتی ہے۔ اس کی سٹینڈنگ کمیٹی 45 ارکان پر مشتمل ہے۔

انڈونیشیا کے صدور

1۔ ڈاکٹر احمد سوئیکارنو (27 دسمبر 1949ء تا 12 مارچ 1966ء۔ پ 6 جون 1901ء)

2۔ حاجی محمد سوہارتو (12 مارچ 1966ء تا 21 مئی 1998ء۔ پ 8 جون 1921ء)

3۔ بقر الدین یوسف حبیبی (21 مئی 1998ء تا 19؍اکتوبر 1999ء۔ پ 1931ء)

4۔ عبدالرحمٰن واحد (20؍اکتوبر 1999ء تا 23 جولائی 2001ء۔ پ 1940ء)

5۔ مسز میگاوتی سوئیکارنو پتری (23 جولائی 2001ء۔ پ 1947ء)

(بقیہ صفحہ 3)

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زمین کی سیاحت کرتے تھے اور جنگل کی سبزیاں کھاتے اور چشموں کا صاف پانی پیا کرتے تھے۔

(کنز العمال جلد 2 ص 71)

الغرض یہ وہ خدا کے شجاع اور دلیر بندے اور نبی تھے جنہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں اپنی قوموں کے لئے صبر و استقامت کے نمونے قائم کئے یہاں تک کہ وہ عالمی رسول مبعوث ہوا جس کی ذات میں ہر نبی کے دکھ اور ابتلا جمع ہو گئے اس نے ہر ایک سے بڑھ کر عزم و استقلال کا مظاہرہ کیا اور رہتی دنیا تک ہر قوم کے لئے انمٹ نقوش ثبت کر دیئے۔

ڈی این اے

ڈی این اے اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ آپ اسے کسی طاقتور خردبین کے ذریعے ہی دیکھ سکتے ہیں لیکن اس نہایت باریک وجود میں بے شمار پیغامات اور ہدایات درج ہوتی ہیں۔ بے شمار سے مراد سینکڑوں یا ہزاروں نہیں، لاکھوں اور کروڑوں بھی نہیں حتیٰ کہ اربوں بھی نہیں بلکہ آپ کو حیرت ہوگی کہ اس میں کھربوں X کھربوں معلومات ہوتی ہیں۔ اس کا اندازہ یوں لگایا جاسکتا ہے کہ اگر ہم ایک ڈی این اے میں درج پیغامات اور ہدایات کو کتاب پر لکھنا شروع کر دیں تو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا سے 40 گنا بڑا انسائیکلو پیڈیا وجود میں آجائے گا یعنی اس بڑے سائز کی کتاب کی 950 جلدیں بنانا پڑیں گی تب کہیں جا کر یہ ساری معلومات اس میں لکھی جاسکیں گی۔

صرف ایک خلیے کے ڈی این اے میں 100 ٹریلین خلیوں کا خاکہ موجود ہوتا ہے۔ انسانی جسم کی ساری تفصیلات اس میں لکھی ہوتی ہیں۔ جسم کا قد، موٹائی، آنکھوں کی شکل، آنکھوں کا رنگ، بالوں کا رنگ، جسم کا رنگ، تمام 206 ہڈیوں کی ایک ایک تفصیل۔ جسم کے 600 عضلات کا سارا خاکہ، اعصاب کے 20 لاکھ جال بھی اس میں درج ہوتے ہیں۔ جانداروں کی ہر نوع کا ڈی این اے دوسری نوع سے تو مختلف ہوتا ہی ہے، ہر جاندار کا ڈی این اے بھی مختلف ہوتا ہے۔ مثلاً دو بھائی ہیں تو دونوں کا ڈی این اے الگ الگ تفصیلات پر مبنی ہوگا۔ ڈی این اے کسی بھی جاندار کی ہر طرح کی جسمانی خصوصیات کا روڈ میپ ہوتا ہے۔ یہ ڈی این اے خلیے سے پورے کا پورا دوسرے خلیے میں منتقل ہو جاتا ہے لیکن انوکھی بات یہ ہے کہ ہر خلیہ الگ الگ کام کرتا ہے۔ گویا اسے پتہ ہوتا ہے کہ ڈی این اے میں درج کھربوں ہدایات میں سے اسے کس کس پر عمل کرنا ہے۔ چنانچہ ایک ہی جیسے خلیے الگ الگ قسم کے لحمیات بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ ایک خلیہ لاکھوں، کروڑوں، اربوں اور کھربوں خلیوں میں بدل جاتا ہے اور آخر میں جسم کے تمام اعضا اپنی پوری شکل و صورت حاصل کر لیتے ہیں۔ ہر خلیے کو پتہ ہوتا ہے کہ اسے آنکھ کا حصہ بننا ہے یا جگر کا یا کان کے پیچیدہ نظام کا۔ ایک خلیے سے ایک سو ٹریلین خلیوں کی پیدائش اور از خود ان کی مختلف حصوں میں تقسیم اور الگ الگ کاموں کی انجام دہی ایک ایسا حیران کن عمل ہے جس کی سائنس دانوں کے پاس کوئی تشریح نہیں ہے اور انہیں کچھ پتہ نہیں کہ کس مرحلے پر ہدایات تقسیم ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ایسا کس گائیڈ بک کے طور پر ہوتا ہے۔ ایک سائنس دان ہومر ڈٹ مافرتھ کا کہنا ہے کہ یہ از خود انتظام ہے جو سائنس دانوں کو کچھ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

خلیے کا اپنا نظام بھی حد سے زیادہ پیچیدہ ہے اور آگے چل کر ہدایات کی تقسیم کا نظام بھی اتنا ہی پیچیدہ ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 64380 میں لبید احمد

ولد ضیاء الرحمٰن قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 13-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لبید احمد گواہ شد نمبر 1 ضیاء الرحمٰن وصیت نمبر 36070 گواہ شد نمبر 2 عطاء المنان طاہر مربی سلسلہ ولد عطاء الکریم مبشر

مسل نمبر 64381 میں شہزاد احمد

ولد محمد رفیع قوم آرائیں پیشہ ملازمت (کارکن عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی لطیف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4650 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہزاد احمد گواہ شد نمبر 1 محبوب عالم ولد مبارک احمد شاد گواہ شد نمبر 2 شہزاد احمد ولد امتیاز احمد

مسل نمبر 64382 میں محمد رفیق نون

ولد محمد یوسف عاصی قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ مکان سوا تین مرلہ پٹیالہ دوست محمد ضلع شیخوپورہ اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ موٹر سائیکل رکشہ مالیتی اندازاً -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد رفیق نون گواہ شد نمبر 1 محمد یونس بھٹی وصیت نمبر 20564 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 64383 میں عابدہ بی بی

زوجہ مشتاق احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-9-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 26 کنال واقع ضلع سرگودھا۔ 2۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/30000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ بی بی گواہ شد نمبر 1 مشتاق احمد باجوہ ولد فتح علی مرحوم گواہ شد نمبر 2 محمد شریف ولد حمید احمد مرحوم

مسل نمبر 64384 میں اورنگ زیب بھٹی

ولد نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 6-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3300 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اورنگ زیب بھٹی گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالحنان ولد خواجہ عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2 محمد شریف گھمن ولد حمید احمد

مسل نمبر 64385 میں نصرت جہاں

بنت فقیر محمد قوم مانگٹ جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصرت آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-9-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصرت جہاں گواہ شد نمبر 1 فقیر محمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحنان بٹ ولد عبدالرحمٰن بٹ

مسل نمبر 64386 میں محمد احسن

ولد نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد عزیز ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسن گواہ شد نمبر 1 شبیر احمد گجر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 کبیر احمد ولد شبیر احمد

مسل نمبر 64387 میں راحیلہ احسن

زوجہ محمد احسن قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد عزیز ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-10-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/24000 روپے۔2۔ حق مہر -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راحیلہ احسن گواہ شد نمبر 1 محمد احسن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد گجر ولد بشیر احمد گجر

مسل نمبر 64388 میں عمران احمد

ولد بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ ڈسپنسر عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت ڈسپنسر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک شکرانی ولد حفیظ احمد گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 64389 میں محبوب احمد شاہ

ولد اصغر علی شاہ قوم سید پیشہ مزدوری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت سروس کام مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محبوب احمد شاہ گواہ شد نمبر 1

عبدالمالک شکرانی ولد حفیظ احمد خان گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 64390 میں محمد صادق

ولد محمد دین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔بھینس ایک عدد مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد صادق گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک شکرانی وصیت نمبر 36520 گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 64391 میں راشد محمود

ولد محمد صادق قوم آرائیں پیشہ الیکٹریشن عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 28-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد محمود گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599 گواہ شد نمبر 2 محمد یحییٰ انجم وصیت نمبر 43420

مسل نمبر 64392 میں مبشر احمد

ولد نذیر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ 15 واٹر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد والد موصی

مسل نمبر 64393 میں آمنہ بیگم

زوجہ نذیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1972ء ساکن گوٹھ 15 واٹر ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-10-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/65000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ آمنہ بیگم گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 64394 میں عبدالقدوس طاہر

ولد عبداللطیف مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین ایک ایکڑ مالیتی -/350000 روپے۔ 2۔ سائیکل مالیتی -/2000 روپے۔ 3۔ مکان برقبہ 7 مرلہ مالیتی -/200000 روپے کا حصہ جس میں چار بھائی حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالقدوس طاہر گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ساقی فریدی گواہ شد نمبر 2 کلیم احمد نوید ولد عبدالباقی

مسل نمبر 64395 میں محمد عرفان احمد

ولد محمد یونس بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عرفان احمد گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمالک ولد محمد عمر مرحوم گواہ شد نمبر 2 محمد شعیب ولد سید محمد ظفر

مسل نمبر 64396 میں محمود احمد

ولد منیر احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ زراعت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 21-9-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ دس مرلہ مالیتی -/265000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ دس مرلہ کا 1/5 حصہ مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ بائیسکل مالیتی اندازاً -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زرعی آمد مبلغ -/12000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمالک ولد محمد عمر مرحوم گواہ شد نمبر 2 عطاء الٰہی بھٹی ولد فقیر محمد عاصی

مسل نمبر 64397 میں جمیل احمد

ولد غلام احمد قوم آرائیں پیشہ مزدوری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-8-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی 6 مرلہ مکان مالیتی اندازاً -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمیل احمد گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد وصیت نمبر 22289

مسل نمبر 64398 میں صدیقہ اختر

زوجہ جمیل احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-8-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ایک تولہ مالیتی اندازاً -/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدیقہ اختر گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد وصیت نمبر 22289

مسل نمبر 64399 میں محمد خالد

ولد محمد شفیع قوم آرائیں پیشہ T.V مکینک عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-8-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 3 مرلہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4600 روپے ماہوار بصورت مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد خالد گواہ شد نمبر 1 بہادر علی

چوہان وصیت نمبر 51410 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد وصیت نمبر 22289

مسل نمبر 64400 میں آصفہ خالد

زوجہ محمد خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 6 تولے مالیتی اندازاً-/36000 روپے۔ 2۔حق مہر -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آصفہ خالد گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410 گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد وصیت نمبر 22289

مسل نمبر 64401 میں خالدہ ثمینہ جدران

زوجہ سید امین الرشید قوم جدران پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 148 گرام مالیتی -/8652 روپے۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند-/15000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ خالدہ ثمینہ جدران گواہ شد نمبر 1 سید وحید بخاری گواہ شد نمبر 2 سید نفیس بخاری

مسل نمبر 64402 میں عائشہ منگلا

زوجہ ڈاکٹر عنایت اللہ منگلا پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔پلاٹ 10 مرلہ واقع دارالنصر ربوہ مالیتی اندازاً-/1000000 روپے۔2۔طلائی زیور 8 اونس اندازاً مالیتی-/6000 ڈالر۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند-/8000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عائشہ منگلا گواہ شد نمبر 1 عثمان اے منگلا ولد عنایت اللہ منگلا گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ منگلا خاوند موصیہ

مسل نمبر 64403 میں مریم اعظم

زوجہ نوید اعظم قوم مغل پیشہ.........عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-4-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور مالیتی -/8729.49 ڈالر۔2۔حق مہر بذمہ خاوند-/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مریم اعظم گواہ شد نمبر 1 وجیح باجوہ گواہ شد نمبر 2 نوید اعظم خاوند موصیہ

مسل نمبر 64404 میں

Bushra.Q.Qadri

زوجہ Burhan.A.Qadri پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-7-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 22.2 تولہ مالیتی اندازاً -/4600 ڈالر۔ 2۔ رہائشی مکان مالیتی-/400000 ڈالر کا 1/2 حصہ نصف خاوند ہے جس پر بینک خرچ-/85000 ڈالر ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Bushra.Q.Qadri گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد شمس الدین گواہ شد نمبر 2 S.Burhan Qadri

مسل نمبر 64405 میں شاہدہ نسرین سعید

زوجہ انور سعید پیشہ نرسنگ عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور جیولری 30 تولے مالیتی -/6000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 ڈالر ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شاہدہ نسرین گواہ شد نمبر 1 Amer Malik ولد بشیر احمد ملک گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ولد میاں غلام احمد

مسل نمبر 64406 میں رعنا سلیم

زوجہ لطف اللہ سلیم قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-4-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور 30 تولے مالیتی-/5725 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 ماہوار..........مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ رعناء سلیم گواہ شد نمبر 1 حمید اے بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی گواہ شد نمبر 2 لطف اللہ سلیم خاوند موصیہ

مسل نمبر 64407 میں عبدالعزیز

ولد حمید اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ نقد رقم -/17000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ-/1500 یورو ماہوار بصورت بیکاری الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالعزیز گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد ولد چوہدری رشید احمد گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد حمید اللہ

مسل نمبر 64408 میں محمد ارشد

ولد چوہدری رشید احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ترکہ والد مکان برقبہ 10 مرلہ واقع الطاف پارک لاہور اندازاً مالیتی -/4000000 روپے جو ہم چار بھائیوں کا ہے۔2۔ نقد رقم -/10000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ-/2500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد ارشد گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد حمید اللہ

مسل نمبر 64409 میں امتہ الکریم شاہدہ

زوجہ محمد ارشد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 30 تولے مالیتی -/4000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الکریم شاہدہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد ولد چوہدری رشید احمد گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد حمید اللہ

مسل نمبر 64410 میں محمد عثمان

ولد محمد ارشد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عثمان گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد ولد رشید احمد گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد چوہدری حمید اللہ

مسل نمبر 64411 میں فلاح الدین خان

ولد میاں شمس الدین مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ نقد رقم -/35000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/2100 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فلاح الدین خان گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین چیمہ گواہ شد نمبر 2 محمد عرفان شاکر ولد محمد رمضان مرحوم

مسل نمبر 64412 میں بشیر احمد مجوکہ

ولد ملک محمد علی مجوکہ مرحوم قوم مجوکہ پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی اراضی 5/ ایکڑ واقع چک 44/D.B ضلع خوشاب اندازاً مالیتی -/500000 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی 6/ ایکڑ واقع کھائی کلاں ضلع خوشاب اندازاً مالیتی -/600000 روپے جو ہم 2 بھائیوں کے نام ہے۔ 3۔ 85 کنال زرعی اراضی (32 کنال زیر کاشت ہے باقی دریا برد ہے) اندازاً مالیتی -/1200000 روپے۔4۔ پلاٹ 10 مرلہ واقع بیوت الحمد ربوہ اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشیر احمد مجوکہ گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین گواہ شد نمبر 2 مشتاق ملک ولد ملک محمد عظیم مرحوم

مسل نمبر 64413 میں نصیر احمد

ولد محمد بشیر قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد گواہ شد نمبر 1 وحید احمد قمر وصیت نمبر 12141 گواہ شد نمبر 2 سید دلنواز گیلانی وصیت نمبر 12105

مسل نمبر 64414 میں امتہ العزیز

زوجہ سمیع اللہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 25 تولے مالیتی اندازاً -/2500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ القدیر گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد ولد چوہدری رشید احمد

مسل نمبر 64415 میں حبیب اللہ

ولد حمید اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد رقم -/1400000 روپے۔2۔نقد رقم -/6500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حبیب اللہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد ولد چوہدری رشید احمد گواہ شد نمبر 2 خالد محمود ولد حمید اللہ

مسل نمبر 64416 میں وجیہہ ناصر خان

زوجہ ندیم احمد خان قوم جوئیہ پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-3-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 900-299 گرام مالیتی اندازاً -/3000 یورو۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند -/6000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 06-4-1 سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ وجیہہ ناصر خان گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالرؤف ولد چوہدری محمد شریف

مسل نمبر 64417 میں منیر احمد ستار

ولد عبدالستار قوم کلو جٹ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت سوشل امداد مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد منیر احمد ستار گواہ شد نمبر 1 شیخ عبدالکریم ولد شیخ عبداللطیف گواہ شد نمبر 2 ایم رفیق بٹ ولد غلام نبی خواجہ

مسل نمبر 64418 میں راشد حسین

ولد مصدق حسین قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-12-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رائے راشد حسین گواہ شد نمبر 1 مصدق حسین والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان ولد عبدالحفیظ خان

مسل نمبر 64419 میں پروین اختر

زوجہ مصدق حسین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-12-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 35 تولے مالیتی اندازاً -/400000 روپے۔ 3۔ مکان واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی اندازاً -/1500000 روپے اس میں ہم دو بہنیں 4 بھائی حصہ دار ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ پروین اختر گواہ شد نمبر 1 مصدق حسین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی خان ولد عبدالحفیظ خان

مسل نمبر 64420 میں جواد محمد

ولد ملک فیض محمد قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-5-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200

یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جواد محمود گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود ولد فضل الدین گواہ شد نمبر 2 فضل الرحمن انور ولد لطف الرحمن شاکر

مسل نمبر 64421 میں ثمر امتیاز

ولد امتیاز الحق ملک قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثمر امتیاز گواہ شد نمبر 1 جواد محمود ولد ملک فیض محمد گواہ شد نمبر 2 ملک فیض محمد ولد ملک ولی محمد

مسل نمبر 64422 میں زاہدہ پروین

زوجہ محمود احمد بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ 2000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 100 گرام مالیتی اندازاً 640/- یورو۔ 3۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع ناصر آباد ربوہ اندازاً مالیتی 3000000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور بصورت کرایہ مکان مبلغ 60000/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زاہدہ پروین گواہ شد نمبر 1 رانا محمد حسن ولد رانا محمد خان گواہ شد نمبر 2 رانا عبد الصمد خان ولد رانا محمد حسن

مسل نمبر 64423 میں امتہ الحئی خان

بنت محمد افتخار خان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 1 تولہ اندازاً مالیتی 10000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحئی خان گواہ شد نمبر 1 محمد افتخار خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد پراچہ وصیت نمبر 23439

مسل نمبر 64424 میں محمد سرفراز خان

ولد محمد افتخار خان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سرفراز خان گواہ شد نمبر 1 محمد افتخار خان گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد پراچہ

مسل نمبر 64425 میں فرخندہ افتخار خان

بنت محمد افتخار خان قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ساڑھے چار تولے اندازاً مالیتی 45000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرخندہ افتخار خان گواہ شد نمبر 1 محمد افتخار خان والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد پراچہ وصیت نمبر 23439

ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

”ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل نے 6 نومبر 2006ء کو دنیا بھر میں کرپشن کے حوالے سے 163 ملکوں کی درجہ بندی کی جو رپورٹ جاری کی ہے اس کے چند نکات نذر قارئین ہیں۔

(1) دنیا کے 30 شفاف ترین (کم بدعنوان) ملکوں میں کوئی بھی اسلامی ملک شامل نہیں ہے۔

(2) دنیا کے 35 بدعنوان ترین ملکوں میں 20 مسلمان ملک ہیں۔

(3) پاکستان دنیا کے کرپٹ ترین ملکوں میں شامل ہے۔ دنیا کے 163 ملکوں میں سے 141 ملکوں میں کرپشن پاکستان سے کم ہے اور صرف 13 ملکوں میں کرپشن پاکستان سے زیادہ ہے جبکہ 8 ملکوں میں کرپشن پاکستان کے برابر ہے۔

(4) دنیا کے کرپٹ ترین ملکوں میں آبادی کے لحاظ سے چار بڑے مسلمان ملک شامل ہیں۔ یہ چار ملک انڈونیشیا، نائیجیریا، پاکستان اور بنگلہ دیش ہیں۔ ان چار ملکوں کی مجموعی آبادی مسلم دنیا کی مجموعی آبادی کا 44 فیصد ہے۔

(5) نائیجیریا کا شمار دنیا کے کرپٹ ترین ملکوں میں ہوتا تھا لیکن اب کرپشن کی درجہ بندی میں وہ پاکستان کے برابر آ گیا ہے۔

(6) سعودی عرب سمیت بیشتر اسلامی ملکوں میں کرپشن اسرائیل سے کہیں زیادہ ہے۔ کرپٹ ممالک کی درجہ بندی کے لحاظ سے سعودی عرب 70 ویں نمبر پر ہے جبکہ اسرائیل کا نمبر 34 ہے۔

(7) بھارت میں کرپشن پاکستان کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ کرپٹ ملکوں کی فہرست میں بھارت 70 ویں نمبر پر اور پاکستان 142 ویں نمبر پر ہے۔ یہ بات حیرت سے پڑھی جائے گی کہ کرپٹ ممالک کی درجہ بندی کے لحاظ سے سعودی عرب اور بھارت برابر ہیں کیونکہ دونوں 70 ویں نمبر پر ہیں۔

(8) عالم اسلام کے نسبتاً شفاف یعنی کم کرپٹ ملکوں میں متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، اومان، اردن، اور ملائشیا شامل ہیں۔ ان چھ ملکوں کی مجموعی آبادی صرف 25 ملین ہے۔

(جنگ 16 نومبر 2006ء)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

میجر شبیر شریف (نشان حیدر)

6 دسمبر 1971ء پاکستانی فوج کے نامور سپوت میجر شبیر شریف نشان حیدر کی تاریخ شہادت ہے۔ میجر شبیر شریف 28 اپریل 1943ء کو کنجاہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے تھے والد محمد شریف بھی فوج کے کمیشنڈ آفیسر تھے۔ ان کے تبادلوں کے باعث شبیر شریف نے تعلیم مختلف شہروں میں حاصل کی۔ 9 اپریل 1964ء کو فوج میں کمیشن حاصل کیا اور یوں ان کے فوجی کیریئر کا آغاز ہوا۔

3 دسمبر 1971ء کو پاک بھارت جنگ کے دوران وہ سلیمانکی سیکٹر میں فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ایک کمپنی کی قیادت کر رہے تھے۔ ان کو ایک اونچے بند پر قبضہ کرنے کی مہم سونپی گئی۔ یہ بند گورمکھیڑہ اور بیری والا گاؤں سے متصل تھا۔ فوجی لحاظ سے اس جگہ کی بڑی اہمیت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس جگہ کے دفاع کے لئے بھارت نے آسام رجمنٹ کی ایک کمپنی سے زائد نفری مامور کی تھی۔ جنہیں ٹینکوں کے ایک سکواڈرن کی مدد بھی حاصل تھی۔ مطلوبہ پوزیشن تک پہنچنے کے لئے میجر شبیر شریف کو ایک 30 فٹ چوڑی اور 10 فٹ گہری دفاعی نہر کو تیر کر عبور کرنا اور دشمن کے بارودی سرنگوں کے علاقوں سے گزرنا تھا۔

توپخانے کی شدید گولہ باری کے دوران میجر شبیر شریف نے یہ مشکل مرحلہ طے کر لیا اور اپنی کمپنی کی قیادت کرتے ہوئے دشمن پر سامنے سے ٹوٹ پڑے۔ اور 3 دسمبر کی شام تک دشمن کو اس کی دفاعی قلعہ بندیوں اور خندقوں سے باہر نکال دیا۔ گھمسان کے اس معرکے میں دشمن کے 43 سپاہی مارے گئے اور 28 قیدی بنا لئے گئے۔ دشمن کے 4 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

اگلے تین دن اور تین راتوں میں دشمن مسلسل جوابی حملے کرتا رہا مگر میجر شبیر شریف نے جنہیں اب بند کی بلندی کا فائدہ بھی حاصل تھا۔ ان حملوں کو ناکام بنا دیا۔

5 اور 6 دسمبر کی درمیانی شب دشمن کے ایک حملے کے دوران میجر شریف اپنے مورچے سے باہر نکل آئے اور دشمن کی 4 جٹ رجمنٹ کے کمپنی کمانڈر کو ہلاک کر کے اہم دستاویزات اپنے قبضے میں لے لیں۔

6 دسمبر کی سہ پہر دشمن نے حواس باختہ ہو کر دیوانہ وار ایک خوفناک حملہ کیا۔ اس حملے میں اسے تیسری آسام رجمنٹ اور 4 جٹ رجمنٹ کے علاوہ ٹینکوں کی امداد بھی حاصل تھی۔ میجر شبیر شریف نے جب دشمن کے حملوں کا زور دیکھا تو اپنے ایک توپچی سے ”اینٹی ٹینک گن“ حاصل کر کے دشمن کے ٹینکوں پر حملہ کیا۔ وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں مصروف تھے کہ دشمن کے ٹینک کا ایک گولہ انہیں لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

انہیں ان کی اعلیٰ عسکری خدمات پر پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشان حیدر عطا کیا گیا۔

سب سے بڑا سیارہ مشتری Jupiter

حفیظ احمد بھٹی صاحب

ڈینگو یا ڈینگی بخار (Dengue Fever) اور چکن گونیہ بخار (Chikungunya Fever) کا ہومیو پیتھک علاج اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تجویز کردہ نسخے

آجکل برصغیر پاک و ہند میں ایک وبائی مرض پھیلا ہوا ہے جس کو ڈینگو یا ڈینگی بخار کہتے ہیں۔ ڈینگو بخار کو ہڈی توڑ بخار بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک شدید قسم کا متعدی بخار ہے جو اکثر وبائی صورت میں پھیلتا ہے۔ ملیریا بخار کی طرح اس بیماری کا محرک بھی ایک خاص قسم کا مچھر ہے جس کو Aedes aegypti کہتے ہیں۔ جس کے کاٹنے سے یہ بیماری مریضوں سے تندرست اشخاص میں پھیل جاتی ہے۔

اس بیماری میں بخار کے ساتھ ساتھ جسم پر سرخ دانے نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ سردرد، گلا خراب، بھوک بند اور متلی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی جسم کے تمام عضلات اور ہڈیاں سخت درد کرتی ہیں۔ جیسے کہ توڑ دی گئی ہوں۔ اسی لئے اس بخار کو ہڈی توڑ بخار کہا جاتا ہے۔

ڈینگی بخار کی زیادہ خطرناک صورت ''ہیمر جیک بخار'' (Haemorrhagic Fever) ہے جس میں خون کو انجماد کرنے کا سسٹم بری طرح متاثر ہوجاتا ہے جس وجہ سے جریان خون کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے جو کہ ایک خطرناک صورتحال ہے یہ تکلیف عموماً بچوں میں پائی جاتی ہے۔

چکن گونیہ بخار (Chikungunya) بھی ایک متعدی بخار ہے جو کہ افریقن اور ایشین ممالک میں پھیلا ہوا ہے۔ اس مرض کا سبب بھی مچھر کی ایک قسم ہے جس کے کاٹنے سے یہ وباء پھیلتی ہے۔ چکن گونیہ بخار کی تمام علامات بھی ملیریا بخار اور ڈینگو بخار سے مشابہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان بخاروں کے علاج اور حفظ ماتقدم کے لئے جو دوائیں تجویز فرمائی ہیں وہ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

1- Typhoidinum, Pyrogenum

200 طاقت میں ملاکر

2-Aconite, Arsanic Alb

200 طاقت میں ملاکر

نمبر 1 اور نمبر 2 باری باری ہفتہ میں ایک خوراک

3-Rhus Tox, Bryonia, China, Ipecac, Eupatorium۔

30 طاقت میں ملا کر دن میں تین بار۔

4-Echinacea Q

دس قطرے دن میں دوبار کھانے کے بعد (چند گھونٹ پانی میں ملا کر)

حفظ ماتقدم کے لئے:

1-Dengue Fever 200

ہفتہ میں ایک بار

2-Rhus Tox, Bryonia, China, Eupatorium, Ipecac

30 طاقت میں ملا کر دن میں ایک بار

پنسلین کی ایجاد Penicillin

کینیڈین باشندے ''الیگزینڈر فلیمنگ'' کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ 1928ء میں وہ ایک رات بستر خواب پر جائے گا تو اگلی صبح وہ ایک نئی ایجاد کر چکا ہوگا فلیمنگ کی عمر اس وقت 47 سال تھی پروفیشن کے لحاظ سے وہ ''بیکٹیریالوجسٹ'' تھا یعنی وہ سائنسدان جو جراثیم کا مطالعہ کرتے ہیں ان دنوں وہ لندن کے سینٹ میری ہسپتال میں مختلف تجربات میں مصروف کارتھا ایک پلیٹ جس کے اوپر Staphylococcus بیکٹیریا موجود تھا اس نے یہ پلیٹ کھڑکی کے پاس رکھ دی کچھ روز کے بعد اس نے جب پلیٹ (پیٹری ڈش) کو دوبارہ دیکھا تو اس پر کائی Mould پیدا ہو چکی تھی اور کھڑکی پر لگ چکی تھی یعنی پلیٹ پر موجود بیکٹیریا آلودہ ہو چکے تھے۔

کوئی اور شخص ہوتا تو پلیٹ کو اٹھا کر باہر سڑک پر پھینک دیتا مگر فلیمنگ نے پلیٹ کو مائیکروسکوپ کے نیچے رکھ کر دیکھا Staphylococcus کے اوپر کائی پیدا ہو رہی تھی مگر کائی کے اردگرد کا حصہ صاف شفاف تھا در حقیقت یہ خطرناک بیکٹیریا کائی کی وجہ سے تحلیل ہو رہا تھا۔

اس Mouldy Culture سے فلیمنگ نے دنیا کو پنسلین کا آئیڈیا دیا اس کے بعد آکسفورڈ یونیورسٹی کے دو اور سائنس دانوں نے مزید تحقیق کی اور پنسلین ایجاد کر لی چنانچہ 1945ء میں فلیمنگ فلوری Florey اور جرمن نژاد چین Chain تین سائنسدانوں کو میڈیسن کا نوبیل انعام دیا گیا امریکہ میں ہر سال 100 ملین افراد اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ 1987ء میں ایک شخص Andrew Moyer نے پنسلین بڑی مقدار میں بنانے کا طریقہ دریافت کیا یوں دنیا میں اب ملین در ملین لوگوں کی جانیں اس دوا سے بچائی جاتی ہیں کیونکہ یہ بہت ہی موثر ''اینٹی بایوٹک'' ہے۔ مگر حیرت ہے کہ اس کی دریافت کائی جیسی غیر اہم چیز سے ہوئی۔

خبریں

ربوہ اور مختلف شہروں میں دوسرے روز بھی بارش

لاہور سمیت پنجاب اور ملک کے بیشتر علاقوں میں دوسرے روز بھی وقفے وقفے سے دن بھر اور رات گئے تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ خراب موسم کی وجہ سے پروازوں کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ شمالی علاقوں میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی گر گیا۔ لاہور میں چھ ملی میٹر جبکہ سب سے زیادہ کراچی میں 33 ملی میٹر بارش ہوئی۔ دن بھر بادل، بوندا باندی اور ہوا چلنے کی وجہ سے سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ مختلف شہروں میں چھتیں گرنے اور دیگر واقعات میں 13۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

اس موسم میں احتیاط

بارش کی وجہ سے نزلہ زکام اور سانس کی بیماریوں میں مبتلا افراد کی تعداد میں کمی آ گئی ہے تاہم ایسے موسم میں بزرگوں اور بچوں کو نہایت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اس موسم میں سر اور گلے کو خاص طور پر موٹے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں جبکہ تیل اور کھٹی چیزوں سے مکمل پرہیز کریں۔

پریس کی آزادی سے پائیدار جمہوری روایات

وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی آزاد میڈیا پالیسی کے تحت پریس کو اظہار رائے کی جتنی آزادی آج حاصل ہے اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ اظہار رائے کے اس آزادانہ ماحول میں ملک میں پائیدار جمہوری روایات فروغ پا رہی ہیں۔ حکومت میڈیا کی ترقی کیلئے میڈیا سے وابستہ افراد کو ریلیف فراہم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

کرکٹ ٹیم فٹنس پر توجہ دے صدر جنرل

پرویز مشرف نے پاکستانی کرکٹ ٹیم کے محمد یوسف کو 50 لاکھ روپے انعام کا چیک دیا ہے اور ٹیم پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی فٹنس پر خصوصی توجہ دے۔

پھیپھڑوں کے کینسر سے بچاؤ کا نیا طریق

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ پھیپھڑوں کے کینسر کے مریضوں میں ادویات کے خلاف مزاحمت کے عمل کو ختم کر کے زیادہ زندگیاں بچانا ممکن ہے۔ پھیپھڑوں کے کینسر سے زیادہ تر اموات کا سبب رسولی کا کیموتھراپی کی ادویات کے اثرات کو روک دینے کا نتیجہ ہے۔ ماہرین نے اب چھوٹے خلیوں کے کینسر میں استعمال ہونے والے مرکب کی نشاندہی کی ہے جو کہ اس عمل کو روکنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ای ایم بی او کے رسالے میں شائع ہونے والی کینسر ریسرچ یو کے کی رپورٹ نے اس بات کی امید ظاہر کی ہے کہ اس عمل کے رکنے کی کافی امیدیں ہیں۔ سائنسدانوں نے کئی ایسے پروٹینز کی نشاندہی کی ہے جن کے استعمال سے اس عمل کے روکنے میں مدد حاصل ہونے کے امکانات ہیں۔ چھوٹے خلیوں کے کینسر کے مریضوں کا علاج زیادہ تر کیموتھراپی کے ذریعے کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے مرض کا شروع میں پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے لیکن بعد میں معلوم پڑنے پر سرجری کے لئے کافی دیر ہو جاتی ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 6 دسمبر

طلوع فجر	5:25
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ واپڈا روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

کوالٹی اور اعتماد کا نام
منور جیولرز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
PH:047-6211883-0300-7713883
0300-7709883 پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ موبائل 0301-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

الفضل روم کولر گیزرز
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔
فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

ہر قسم کی ماربل ورائٹی کیلئے خود فیکٹری میں تشریف لائیں
مارکیٹ میں ہمارا کوئی نمائندہ نہیں ہے
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 0301-7970377
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد

C.P.L 29-FD